Subject: 6th Saying of Jesus Christ on the Cross

چھٹا کلمہ

"تمام ہوا"

(یوحنا 19:30)

خُداوند یسوعؔ مسیح کی زبانِ اقدس سے اِرشاد ہوا یہ چھٹا کلمہ ہے۔ پہلے تین کلمات روشنی میں کہے گئے جب کہ آخری چار کلمات اندھیرے میں کہے گئے۔ اس وقت خُداوند یسوعؔ مسیح کو صلیب پر تقریباً 6 گھنٹے گزر چکے تھے۔اس کا Context ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ تین گھنٹے تاریکی چھائی رہی ہے۔ تاریکی کے تعلق سے ہم نے سیر حاصل گفتگو کی ہے۔اب یہ تین گھنٹوں کی بات بہت اہم ہے۔ہمیں یاد ہےخروج 10 باب میں تین دِن تک مصر میں تاریکی چھائی رہی اور یہ انتہائی گہری تاریکی کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ نویں آفت تھی جو بنی اسرائیل پر آئی اور یہ مصریوں کے گُناہ کی عدالت کوظاہر کرتی ہے اسی طرح صلیب پر تین گھنٹے کی تاریکی بھی عدالت کو ظاہر کرتی ہے۔تین دِن تاریکی کے بعد یعنی گُناہ کی عدالت کے بعد بنی اسرائیل اس غلامی سے آزاد ہو گئے۔ اسی طرح تین گھنٹے کی اس تاریکی کے بعد ہمیں ایک بہت بڑی خوشخبری یہ ملی ہے کہ ہمیں اس کے بعد مکمل رہائی مل گئی اور ہم مکمل آزاد ہو گئے۔ اسی لئے خُداوند یسوعؔ مسیح نے کہا کہ تمام ہوا۔یعنی جو عدالت پچھلے تین گھنٹوں سے جاری تھی وہ عدالت اب مکمل ہو چُکی ہے۔

خُداوند یسوعؔ مسیح نے اس وقت تک کوئی مشروب نہیں پیا جب تک کام مکمل نہیں ہوا تا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ خُداوند یسوعؔ مسیح نے چیزوں کا سہارا لے کر کفارہ کا کام مکمل کیا ہے۔اب اس مشروب کے پینے کا مقصد محض یہ ہے کہ وہ جو، اب کہنا چاہتا ہے اسے وہ سرگوشی کے ساتھ نہیں دھیمے لہجے میں نہیں کہنا چاہتا بلکہ

بُلند آواز سے کہنا چاہتا ہے۔اسی لئے مقدس مرقس بیان کرتے ہیں (مرقس 15 :37)'' پھر یسوؔع نے بڑی آواز سے چِلا کر دم دے دیا۔'' خُداوند یسوؔع مسیح جس للکار کے ساتھ اس وقت گرجے ہیں یہ گرج ظاہر کرتی ہے خُداوند یسوؔع مسیح نے ایک فاتح کی حیثیت سے کہا ہے کہ تمام ہوا۔

اس کلمہ کی روشنی میں ناقدین یہ خیال کرتے ہیں کہ خُداوند یسوؔع مسیح نے جب چھٹا کلمہ کہا تو یہ خاص طور پر اپنی جسمانی حالت سے متعلق کہا۔ جیسے انسان کسی مشکل میں سے نکلنے کے بعد کہتا ہے کہ شکر ہے کہ مصیبت ٹل گئی۔

لیکن جب ہم یونانی زبان میں اس لفظ کا مطالعہ کرتے ہیں جو خُداوند یسوؔع مسیح نے ادا کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ یہ یونانی زبان کا ایک ہی لفظ ہے۔Tetlestai اس کا مطلب ہے پوری ادائیگی Paid in full۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا کام جو ماضی میں سپرد ہوا ہو وہ مکمل ہو جائے اور اس کی تاثیر حال اور مستقبل میں جاری رہے۔ یسوؔع مسیح نے جو لفظ اپنی زبان قدس سے اِرشاد فرمایا یہ لفظ یونانی معاشرہ میں مختلف طریقوں سے مستعمل تھا۔

اس لفظ کی چند ایک مثالیں:

بیٹا:

اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو کوئی کام سونپتا تو وہ مکمل کرنے کے بعد اپنے باپ سے کہتا کہ تمام ہوا۔اسی طرح خُداوند یسوؔع مسیح نے (یوحنا 17 :4) میں کہا کہ'' جو کام تو نے مُجھے کرنے کو دیا تھا اُس کو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا اجلال ظاہر کیا۔'' یعنی جو کام خُداوند یسوؔع مسیح کے سپرد تھا وہ مکمل ہوا تب انہوں نے کہا کہ تمام ہوا اور کام کیا کیا تھے: نبوتوں کی تکمیل، انسان کے گناہوں کی معافی کی تکمیل، کفارہ کی تکمیل شریعت کے تقاصہ کی تکمیل اور ابلیس کو شکست دینے کی تکمیل۔

کاہن:

ہم جانتے ہیں کہ یہودی قربانی سے پہلے اپنا برہ یا بچھڑا کاہن کو Examin کرواتے تھے اور اگر اس میں کوئی خرابی نہ ہوتی تو کاہن کہتا Tetlestai۔خُداوند یسوعؔ مسیح نے بھی اپنے آپ کو کامل قربانی کے لئے پیش کیا اسی لئے مقدس پطرس رسول نے (1 پطرس 1:18-19) کہا کہ ہماری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی سے نہیں بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برہ یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے ہوئی ہے۔

آرٹسٹ:

کوئی ماہر آرٹسٹ ایک شاہکار بنانے کے بعد جب یہ سمجھتا کہ اب correction کی ضرورت نہیں تو کہتا کہ تمام ہوا۔خُداوند یسوعؔ مسیح نے ایک ماہر آرٹسٹ کی طرح جب بنی نوع انسان کو اصل شکل دینے میں کوئی کمی نہ چھوڑی تو کہا کہ تمام ہوا۔یعنی جس صورت گناہ کی وجہ سے بگڑ گئی تھی اُس صورت کو خُداوند یسوعؔ مسیح نے پھر سے اصل شکل میں بحال کر دیا۔

عدالتوں میں:

یونانی عدالت میں جب کسی شخص کو سزا دی جاتی تو جہاں اس کو قید کیا جاتا اس کمرہ کے باہر ایک دستاویز لگا دی جاتی تھی کہ یہ شخص ان گناہوں کی پاداش میں قید کیا گیا ہے۔لیکن اگر کوئی مہربان آ کر اس کی خلاصی کے لئے کوئی عوضانہ ادا کر دیتا تو اسے قید سے چھوڑ دیا جاتا تھا اس کے بعد اسے ایک سٹیفکیٹ دیا جاتا تھا جس پر لکھا ہوتا تھا Tetlestai اس کا مطلب تھا کہ پوری ادائیگی کر دی گئی ہے۔اگر کبھی کوئی اسے پوچھتا تو وہ اپنا سٹیفکیٹ اس کو دکھا دیتا تھا۔(کلسیوں 14:2)''اور حُکموں کی وہ دستاویز مٹا ڈالی جو ہمارے نام پر اور ہمارے خِلاف تھی اور اُس کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف جو Charge Sheet یا حکموں کی دستاویز تھی

اس کو ہٹا کر یعنی معاف کر کے اس نے ہمیں ابدی زندگی میں شامل کیا ہے۔اسی طرح خُداوند یسوعؑ مسیح نے جب اپنی زبان قدس سے کہا کہ تمام ہوا تو اس کا مطلب ہے کہ سٹرفکیٹ ہمیں دے دیا گیا ہے کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا گیا ہے اور اب کُچھ بھی باقی نہیں۔

اس لفظ کا مطلب ہے کوئی ایسا کام جو ماضی میں سپرد ہوا ہو وہ مکمل ہو جائے اور اس کی تاثیر حال اور مستقبل میں جاری رہے۔پالیلویاہ خُداوند یسوعؑ مسیح کے کفارہ کی تاثیر آج بھی ہماری زندگیوں میں کام کر رہی ہے۔

ایک دفعہ evangelist Alexander Wooten سے کسی نوجوان نے سوال کیا کہ مجھے نجات پانے کے لئے کیا کرنا ہے Wooten نے جواب دیا کہ تم نے بہت دیر کر دی وہ نوجوان بہت پریشان ہوا کہ کیا آپ کا مطلب ہے کہ میں نے نجات پانے میں تاخیر کر دی۔انہوں کہا ہاں کیونکہ تمہاری نجات کے لئے 2000 سال پہلے خُداوند یسوعؑ مسیح نے قیمت ادا کر دی اس لئے اب تمہیں کُچھ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ایمان لانے کی ضرورت ہے۔

Charles Spurgeon کہتے ہیں کہ مسیحیت میں اور دوسرے لوگوں میں فرق یہ ہے کہ دیگر لوگ کہتے ہیں یہ کرو تو نجات ملے گی وہ کرو تو نجات ملے گی لیکن مسیحیت کہتی ہے کہ it is finished کہ ہمارے لئے سب کُچھ کر دیا گیا ہے ہمیں صرف ایمان سے قبول کرنا ہے۔

اس للکار کا مطلب یہ ہے کہ نجات کا کام مکمل ہوا:

پُرانا عہد نامہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جب مسیح آئے گا تو وہ اپنے لوگوں کو نجات دے گا (زکریاہ 9:9-10)۔اسی لئے (متی 21:1) میں فرشتہ نے بھی یہی کہا تھا کہ وہی اپنے لوگوں کو نجات دے گا۔نجات دے گا کیسے؟ صلیب پر کفارہ ادا کر کے،اپنی جان قربان کرنے کے ذریعہ اسی لئے جب اُنہوں نے نجات کے کام کو مکمل کر لیا تو کہا کہ تمام ہوا۔

اس نے باپ اور انسان کے مابین جُدائی کو ختم کر دیا:

(عبرانیوں 6:19-20) ''وہ ہماری جان کا ایسا لنگر ہے جو ثابت اور قائم رہتا ہے اور پردہ کے اندر تک بھی پہنچتا ہے۔'' وہ پردے کے اندر گیا ہے۔ جہاں یسوعؔ ہمیشہ کے لئے ملک صدق کے طور پر سردار کاہن بن کر ہماری خاطر پیش رو کے طور پر داخل ہوا۔'' پیش رو کا مطلب ہے جو پہلے داخل ہوا ہے اور بعد میں آنے والوں کی راہ ہموار کرتا ہے۔ کلامِ مقدس کے مطابق پاک مکان اور پاک ترین مکان کے درمیان ایک پردہ تھا۔ جوسیفس مورخ بیان کرتے ہیں کہ اس پردہ کی اُونچائی 60 فٹ تھی۔ یہودی روایت بتاتی ہے کہ یہ پردہ 4 انچ موٹا تھا اور یہ اتنا مضبوط تھا کہ دو بیل مل کر بھی اس کو پھاڑ نہیں سکتے تھے۔ یہ پاک مکان اور پاکترین مکان کو جُدا کرتا تھا۔ یہ پردہ خُدا کی حضوری کو ڈھانپتا تھا۔ یہ پردہ خُدا اور اِنسان کے مابین جُدائی کو ظاہر کرتا تھا (افسیوں 2:14)۔ اس پردہ کے کھڑے رہنے سے صرف ایک بات ظاہر ہوتی تھی کہ خُدا اور انسان کے مابین جُدائی قائم ہے۔ خُدا کی حضوری تک کسی کی رسائی نہیں تھی۔ سال میں صرف ایک دفعہ سردار کاہن اس کے اندر جا سکتا تھا۔

اس پردے پر جو پاک مکان اور پاک ترین مکان کو جُدا کرتا ہے خُدا نے کروبی بنانے کا حکم دیا۔ خُداوند نے اِن کروبیوں کو سجدہ کرنے کے لئے نہیں بنوایا تھا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ تو اس جگہ جا بھی نہیں سکتے تھے۔

یہ کروبی ہمیں کُچھ یاد دلاتے ہیں ہے (پیدائش 3:24) ''چُنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغِ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حِفاظت کریں۔'' یہ کروبی ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اندر خُدا کی حضوری ہے۔ باغِ عدن کے اندر خُدا کی حضوری ہے اور باہر کروبی، پاکترین مکان کے اندر خُدا کی حضوری ہے اور باہر کروبی۔

اس پردے پر کروبی کوئی حادثاتی بات نہیں بلکہ خُدا لوگوں میں باغِ عدن کی یاد تازہ کر رہا ہے تا کہ لوگ

سمجھیں کہ باغِ عدن کا دروازہ ہمارے گُناہوں کی وجہ سے بند ہے۔اسی طرح پاکترین مکان کے باہر یہ پردہ اس بات کی علامت ہے کہ اِنسان اپنے گناہ کی وجہ سے اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ باغِ عدن کا دروازہ مشرق کی طرف تھااور یہ پردہ بھی مشرق کی طرف تھا۔

اب عبرانیوں کا مصنف بیان کرتا ہے کہ وہ پردے کے اندر تک بھی پہنچتا ہے۔ جہاں یہ دروازہ بند ہوا تھا وہیں سے اسے کھولا گیا۔(متی 51:27)''اور مقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ۔۔۔''پردہ نیچے سے اوپر نہیں بلکہ اوپر سے نیچے پھٹا ہے۔اس میں بھی راز ہے۔جس طرح آجکل کافی عقلمند سکالرز آچکے ہیں اور کلام مقدس کی آیات کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں انہوں نے اس پر بھی کہنا تھا کہ یہ کسی کاہن نے پھاڑ دیا ہوگا۔ اس لئے یہاں بیان کیا گیا ہے کہ پردہ اوپر سے نیچے پھٹا ہے۔مطلب یہ کام خُدانے خود کیا ہے۔

پھر مسیح کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا ہے(عبرانیوں 1:8)(عبرانیوں 10:11-12)۔کھڑے ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام ابھی جاری ہے۔کام نامکمل ہے۔لیکن بیٹھ جانے سے مُراد یہ تھی کہ کام مکمل ہو چکا ہے۔اب وہ پیش رو کے طور پر داخل ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اس کے وسیلہ ہم بھی خُدا کی حضوری میں داخل ہوئے ہے۔اب وہ کام مکمل ہوگیا ہے۔

مسیح نے اپنی خوشی سے یہ کام مکمل کیا ہے:

حیرانی کی بات ہے یہ موت ایسی تھی لوگ بھاگتے تھے لیکن مسیح وہ شخصیت ہیں جنہوں نے خود اپنے آپ کو پیش کیا کیونکہ وہ پُرانے عہد کی قربانیوں کی تکمیل ہیں۔پُرانے عہد کے مطابق قربانی کو باندھا جاتا تھا (زبور 27:118)''۔۔۔قربانی کو مذبح کے سینگوں سے باندھو''۔کیونکہ جانور رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے تھے۔لیکن خُداوند یسوعؔ مسیح کے لئے خُدا کا کلام تعلیم دیتا ہے (یسعیاہ 6:50)''میں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اور اپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالہ کی میں نے

اپنامُنہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپایا۔'' اس نے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا۔

یہودی اتنی جلدی اُسے گرفتار کرنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ عید کے بعد ایسا کیا جائے لیکن خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی گرفتاری خود کروائی ہے۔(متی 5-3:26)'' اُس وقت سردار کاہن اور قوم کے بُزرگ کائفا نام سردار کاہن کے دیوان خانہ میں جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ یسوعؔ کو فریب سے پکڑ کر قتل کریں مگر کہتے تھے کہ عید میں نہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہو جائے۔'' خُداوند یسوعؔ مسیح نے بھانپ لیا تھا کہ یہ مُجھے عید کے بعد گرفتار کریں گے اگر وہ عید کے بعد ایسا کرتے تو مسیح کے بارے کی گئیں پیش گوئیاں درست ثابت نہ ہوتیں۔ اُس نے تو اپنی جان عید فسح پر دینی تھی۔ اس لئے اُس نے جا کر ہیکل میں سردار کاہن کائفا کے کاروبار کو تباہ کیا تا کہ اس کی گرفتاری کا کام جلد ہو سکے۔

آج نبوتوں کی تکمیل ہوئی ہے، کفارہ کا کام مکمل ہوا ہے، خُدا اور انسان کے مابین جُدائی ختم ہوئی ہے۔ باپ کے عدل کا تقاضہ پورا ہو ہے۔ خُداوند یسوعؔ مسیح کے آنے کا مقصد پورا ہوا ہے۔ اِنسان کے گُناہوں کی معافی کا کام مکمل ہوا ہے۔ شریعت کو پورا کر دیا گیا ہے۔

اگر آپ مزید پیغامات سُننا چاہتے ہیں تو پاسٹر منور خورشید کے YouTube چینل کو سبسکرائب کریں۔

https://youtube.com/@pastormunawarkhurshid177